SIMORGH
WOMEN'S RESOURCE AND PUBLICATION CENTRE

NL

NEWSLETTER

February, 2026

فروری 2026 شاہ کوٹ، ننکانہ صاحب

پیشکش: سیمرغ ویمن ریسورس اینڈ پبلیکیشن سنٹر لاہور

یہ ہماری کمیونٹی کا شمارہ سیمرغ پراجیکٹ" کناروں سے مرکز تک" کے تحت بنایا گیا ہے، اس شمارے کا مقصد نہ صرف کمیونٹی کے مسائل کو اجاگر کرنا ہے بلکہ نوجوان نسل کو کمیونٹی کے مسائل سے آشنا کرنا ہے تاکہ وہ ان مسائل کے حل کرنے میں بااختیار ہوں جیسے کہ غربت، بے روزگاری، تعلیم کی کمی، صحت کی ناقص سہولتیں، سماجی مسائل، سڑکوں کی خستہ حالت اور صاف پانی کی کمی۔ اس نیوز لیٹر میں ہم کم عمری کی شادی کے بارے میں بات کریں گے۔

کم عمری کی شادی کس کو کہتے ہیں؟

کم عمری کی شادی سے مراد ایسی شادی ہے جس میں لڑکا یا لڑکی کی عمر قانونی طور پر شادی کی عمر سے کم ہو۔ پاکستان کے قانون کے مطابق لڑکے کی شادی کی کم از کم عمر 18 سال اور لڑکی کی 16 سال ہے.

آپ کے شہر شاہ کوٹ میں کم عمری کی شادی کی وجوہات کیا ہیں؟

غربت اور معاشی دباؤ: "ایک فرد کم ہو جائے گا" کی سوچ۔ جہیز اور بچی کے خرچے سے جان چھڑانا، تعلیم کی کمی: والدین خود ان پڑھ ہوں تو بچی کی تعلیم کو اہم نہیں سمجھتے۔ لڑکیوں کو پرایا دھن سمجھنا، پرانے رسم و رواج: وٹہ سٹہ، خاندان میں ہی شادی کرنے کا دباؤ، "برادری کیا کہے گی" کا خوف، تحفظ کا غلط تصور: سمجھتے ہیں کہ جلدی شادی سے لڑکی کی عزت محفوظ ہو جائے گی اور وہ "بھاگ" نہیں جائے گی، قانون سے لاعلمی: لوگوں کو پتہ ہی نہیں کہ یہ جرم ہے۔ نکاح خواں اور گواہ بھی تعاون کر دیتے ہیں، معاشرتی دباؤ: "لڑکی بڑی ہو رہی ہے، رشتے آنا بند ہو جائیں گے" والی سوچ، خاندانی دشمنی ختم کرنا: بعض اوقات صلح کے لیے کم عمر بچیوں کی شادی کر دی جاتی ہے۔

www.simorgh.org.pk

Editors: (Miss Rida) Rimsha, Sohaib, Komal, Areeba

SIMORGH
WOMEN'S RESOURCE AND PUBLICATION CENTRE

NL

Early Age Marriage

کم عمری کی شادی اور بچپن کی شادی میں فرق بتائیں۔

بچپن کی شادی: 12 سال سے بھی کم عمر۔ 8، 9، 10 سال، بچی یا بچہ بالکل ناسمجھ، کھیلنے کودنے کی عمر میں جبکہ **کم عمری کی شادی:** اقوام متحدہ اور یونیسف کے مطابق 18 سال سے کم عمر کے لڑکے یا لڑکی کی شادی کو "کم عمری کی شادی کہتے ہیں۔ جب لڑکا یا لڑکی جسمانی، ذہنی اور جذباتی طور پر شادی کی ذمہ داری اٹھانے کے قابل نہ ہوں اور پھر بھی ان کی شادی کر دی جائے ایسے میں لڑکا/لڑکی بلوغت کے قریب ہوتے ہیں مگر میچور نہیں ہوتے۔ (اریبہ)

کم عمری کی شادی اور بچپن کی شادی سے متعلق موجودہ قوانین لکھیں۔

پاکستان میں کم عمری کی شادی کے خلاف مختلف قوانین نافذ ہیں جن میں سب سے بنیادی چائلڈ میرج ریسٹرینٹ ایکٹ 1929 ہے، جس کے مطابق لڑکوں کی کم از کم عمر 18 سال جبکہ لڑکیوں کی 16 سال مقرر کی گئی تھی، اور اس کی خلاف ورزی پر شوہر، والدین یا سرپرست اور نکاح خواں کو سزا دی جا سکتی ہے۔ اس کے بعد پنجاب چائلڈ میرج ریسٹرینٹ (ترمیمی) ایکٹ 2015 کے تحت سزاؤں کو مزید سخت کیا گیا، جس میں کم عمری کی شادی کروانے یا اس میں مدد کرنے پر 6 ماہ تک قید اور 50 ہزار روپے تک جرمانہ مقرر کیا گیا، جبکہ عدالت کو یہ اختیار بھی دیا گیا کہ وہ ایسی شادی کو ہونے سے پہلے روک سکے۔ حالیہ پنجاب چائلڈ میرج ریسٹرینٹ آرڈیننس 2026 کے مطابق لڑکا اور لڑکی دونوں کے لیے کم از کم عمر 18 سال مقرر کی گئی ہے، اور اس قانون کے تحت خلاف ورزی کرنے والوں، جن میں دولہا، والدین، سرپرست، نکاح خواں اور نکاح رجسٹرار شامل ہیں، کو 2 سے 3 سال قید اور 5 لاکھ روپے تک جرمانہ ہو سکتا ہے۔ ان قوانین کے تحت صرف شادی کرنے والے ہی نہیں بلکہ اس عمل کو ترتیب دینے یا سہولت فراہم کرنے والے افراد بھی جرم کے مرتکب سمجھے جاتے ہیں۔ کسی بھی کم عمری کی شادی کے خلاف شکایت متاثرہ بچہ یا بچی، اس کے والدین، رشتہ دار، دوست، پڑوسی یا کوئی بھی ذمہ دار شہری درج کرا سکتا ہے۔ شکایت قریبی پولیس اسٹیشن میں ایف آئی آر کے ذریعے یا 15 پر کال کر کے، چائلڈ پروٹیکشن بیورو پنجاب کے ذریعے یا اسکی ہیلپ لائن 1121 پر کال کر کے، ویمن ہیلپ لائن 1043 پر کال کر کے یا عدالت میں درخواست دے کر کی جا سکتی ہے، جہاں عدالت فوری طور پر شادی کو رکوانے کا حکم بھی دے سکتی ہے۔ شکایت کے لیے عام طور پر عمر کے ثبوت جیسے ب فارم، شناختی کارڈ یا اسکول ریکارڈ مددگار ہوتے ہیں، جبکہ گواہ یا دیگر شواہد بھی پیش کیے جا سکتے ہیں، لیکن ہنگامی صورتحال میں صرف اطلاع دینا بھی کارروائی کے آغاز کے لیے کافی ہوتا ہے۔

اپنے علاقے میں موجود کوئی کم عمری کی شادی کی کہانی لکھیں۔

یہ کہانی ہمارے علاقے کی ایک لڑکی کی ہے اور ایسی کئی کہانیاں ہیں جو برسوں سے ہمارے آس پاس دہرائی جا رہی ہیں۔ وہ اس وقت صرف بارہ سال کی تھی جب اس کی شادی کر دی گئی۔ آٹھویں کلاس کے امتحان قریب تھے لیکن اسے پڑھنے نہیں دیا گیا، گھر کے حالات ٹھیک نہیں تھے، والد بیمار تھے، اس لیے یہی فیصلہ کیا گیا کہ اس کی شادی کر دی جائے۔ کھیل کود اور پڑھائی کی عمر میں اس نے گھر سنبھالنا شروع کر دیا۔ ساس کا رویہ بہت سخت تھا اور شوہر بھی اپنی ماں کی بات کو ہی اہمیت دیتا تھا، اس کی بات سننے والا کوئی نہیں تھا۔ وقت کے ساتھ حالات مزید خراب ہوتے گئے اور اسے تشدد کا سامنا بھی کرنا پڑا۔ سسرال والوں کی طرف سے اس کے کئی حمل بھی ضائع کروائے گئے جس نے اس کی صحت کو بری طرح متاثر کیا۔ وہ سات سال تک یہ سب سہتی رہی مگر آخر کار یہ رشتہ ختم ہو گیا۔ اس کے بعد کچھ عرصہ بیماری اور علاج میں

گزرا۔ جب وہ کچھ سنبھلی تو اس کی دوسری شادی کر دی گئی، مگر یہاں بھی حالات مختلف نہیں تھے۔ شوہر نشے کا عادی تھا اور مارتا پیٹتا تھا۔ اس کے باوجود وہ ہمت کرتی رہی اور خود محنت کر کے گزارا کرتی رہی۔ یہ رشتہ چند سال تک چلا اور اسی دوران اس کی ایک بیٹی بھی ہوئی۔ پھر ایک وقت آیا جب اس نے اپنے اور اپنی بیٹی کیلئے فیصلہ کیا کہ اب مزید برداشت نہیں کرنا وہ اپنی بیٹی کو لے کر اپنے والدین کے گھر آ گئی۔ آج وہ خود محنت کر رہی ہے اور اپنی بیٹی کی پرورش کر رہی ہے۔ وہ چاہتی ہے کہ اس کی بیٹی کی زندگی اس جیسی نہ ہو۔

تعلیم کس طرح سے کم عمری کی شادی کو روکنے میں مددگار ثابت ہوتی ہے؟

تحقیق کے مطابق جن لڑکیوں نے سیکنڈری یا اس سے زیادہ تعلیم حاصل کی ہوتی ہے، ان کی کم عمری میں شادی کا امکان بہت کم ہوتا ہے، جبکہ غیر تعلیم یافتہ لڑکیوں میں یہ شرح کئی گنا زیادہ دیکھی گئی ہے۔ پسماندہ علاقوں میں اب بھی یہ سوچ موجود ہے کہ لڑکی کی شادی جلدی کر دینی چاہیئے تاکہ ماں باپ کا بوجھ کم ہو سکے۔ اس کے برعکس، جہاں تعلیم موجود ہوتی ہے وہاں نہ صرف لڑکی خود اپنے حقوق کو سمجھتی ہے بلکہ والدین بھی اس کی تعلیم اور مستقبل کو ترجیح دیتے ہیں۔ UNFPA اور UNICEF کی رپورٹس کے مطابق پاکستان میں کم عمری کی شادی کی سب سے بڑی وجوہات میں غربت، تعلیم کی کمی اور صنفی عدم مساوات شامل ہیں۔ (رمشہ)

کم عمری کی شادی کے نقصانات کیا ہیں؟

کم عمر لڑکیاں ماں بننے کے لیے جسمانی طور پر تیار نہیں ہوتیں ان کا جسم ابھی مکمل نشوونما کے مراحل میں ہوتا ہے، اس لیے حمل اور زچگی کے دوران پیچیدگیاں پیدا ہونے کا خطرہ بہت زیادہ ہوتا ہے جیسے کہ ماں اور بچے دونوں کی جان کو خطرہ لاحق ہو جاتا ہے۔ نفسیاتی طور پر بھی ایک کم عمر لڑکی ابھی ذہنی طور پر بالغ نہیں ہوتی کہ وہ ازدواجی زندگی کی ذمہ داریوں کو سمجھ سکے۔ اس دباؤ کے نتیجے میں اکثر لڑکیاں ذہنی دباؤ، ڈپریشن اور بے چینی کا شکار ہو جاتی ہیں۔ تعلیم نہ ہونے کی وجہ سے وہ نہ صرف خود مختار نہیں بن پاتیں بلکہ اپنے بچوں کی بہتر تربیت بھی مشکل

Early Age Marriage

ہو جاتی ہے۔ یوں ایک نسل سے دوسری نسل تک محرومی کا سلسلہ چلتا رہتا ہے۔ سماجی طور پر بھی لڑکی کی شخصیت دب جاتی ہے۔ اسے اپنی رائے دینے یا اپنے فیصلے کرنے کا موقع کم ہی ملتا ہے۔ اکثر اوقات وہ گھریلو تشدد یا ناانصافی کا شکار بھی ہو سکتی ہے۔

لڑکوں پر کم عمری کی شادی کے نقصانات

سب سے اہم مسئلہ معاشی ذمہ داری کا ہے۔ کم عمر لڑکے عام طور پر تعلیم حاصل کر رہے ہوتے ہیں یا ابھی اپنے کیریئر کی شروعات میں ہوتے ہیں۔ ایسے میں شادی کی ذمہ داری، گھر کا خرچ، بیوی اور بچوں کی کفالت جیسے مسائل ان پر اچانک آ جاتے ہیں۔ یہ دباؤ انہیں ذہنی طور پر پریشان کر دیتا ہے اور اکثر وہ تعلیم مکمل کرنے سے پہلے ہی کام کرنے پر مجبور ہو جاتے ہیں، جس سے ان کا مستقبل متاثر ہوتا ہے۔ نتیجتاً وہ کم آمدنی والے کاموں تک محدود رہ جاتے ہیں اور زندگی بھر مالی مشکلات کا سامنا کرتے ہیں کیونکہ یہ ابھی خود جذباتی طور پر مکمل پختہ نہیں ہوتے اس لیے یہ تبدیلی آسان نہیں ہوتی۔ (صہیب الرحمٰن)

کم عمری کی شادی کے خاندانی مسائل کیا ہیں؟

چھوٹی چھوٹی باتوں پر جھگڑے پیدا ہو جاتے ہیں۔ وہ ایک دوسرے کو سمجھنے میں مشکل محسوس کرتے ہیں، اور برداشت کی کمی بھی ہوتی ہے۔ گھر کی ذمہ داریاں صحیح طریقے سے ادا نہیں ہو پاتیں، جس سے خاندان میں تناؤ بڑھ جاتا ہے۔ سسرال اور میکے کے معاملات بھی بگڑ سکتے ہیں۔ بچوں کی تربیت متاثر ہوتی ہے، اور مجموعی طور پر خاندانی زندگی غیر مستحکم ہو جاتی ہے۔

کم عمری کی شادی کے صحت پر کیا اثرات ہوتے ہیں؟

کم عمری میں شادی خصوصاً لڑکیوں کی صحت پر منفی اثر ڈالتی ہے۔ ان کا جسم مکمل طور پر تیار نہیں ہوتا، جس کی وجہ سے حمل کے دوران پیچیدگیاں پیدا ہو سکتی ہیں۔ ماں اور بچے دونوں کی جان کو خطرہ لاحق ہو سکتا ہے۔ خون کی کمی اور غذائی قلت عام ہو جاتی ہے۔ کمزوری اور تھکن زیادہ محسوس ہوتی ہے۔ بعض اوقات ذہنی دباؤ اور پریشانی بھی بڑھ جاتی ہے۔ بچے کی نشوونما بھی متاثر ہو سکتی ہے۔ صحت کے مسائل لمبے عرصے تک رہ سکتے ہیں، جو آئندہ زندگی پر بھی اثر انداز ہوتے ہیں۔ شادی سے پہلے صحت کا چیک اپ کروانا بہت ضروری ہے۔ اس سے شوگر، تھیلیسیمیا اور دوسری بیماریوں کا وقت پر پتہ چل جاتا ہے۔ یہ ٹیسٹ مستقبل میں بچوں اور خاندان کی اچھی صحت کے لیے فائدہ مند ہوتے ہیں۔

18 سال سے زائد عمر میں شادی کے کیا فوائد ہیں؟

18 سال سے زائد عمر میں شادی کرنے سے انسان ذہنی طور پر پختہ ہوتا ہے۔ وہ زندگی کے اہم فیصلے بہتر طریقے سے کر سکتا ہے۔ میاں بیوی ایک دوسرے کو بہتر سمجھتے ہیں، جس سے رشتہ مضبوط بنتا ہے۔ جسمانی طور پر بھی انسان زیادہ مضبوط ہوتا ہے، اور صحت کے مسائل کم ہوتے ہیں۔ تعلیم مکمل کرنے کے زیادہ مواقع ملتے ہیں، جس سے بہتر روزگار حاصل کیا جا سکتا ہے۔ معاشی استحکام آتا ہے اور گھر بہتر چلتا ہے۔ بچوں کی پرورش بھی اچھی ہوتی ہے، اور مجموعی طور پر زندگی خوشحال بنتی ہے۔ ان سب قوانین کے باوجود پاکستان میں کم عمری کی شادی اب بھی ایک سنجیدہ مسئلہ ہے۔ (کومل)

نوٹ: قانونی طور پر عمر 18 سال ہے لیکن وہ پڑھ رہے ہوتے ہیں اسلیے ضروری ہے کہ تعلیم مکمل کر لیں اور مزید ذہنی وجسمانی پختگی آ جائے۔